رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ | قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۳	مورخہ ۶ر رجب ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۵ر اکتوبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ر اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ جسے مرتب کرا کر شائع کرانے کا انتظام نظارت تالیف وتصنیف کر رہی ہے ۞

خدا تعالےٰ کے فضل سے ان دنوں ہر محلہ میں بہت سے نئے مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور کئی ایک کے تعمیر کرنے کے لئے تیاری کی جارہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک جدید کی یہ بھی ایک شق ہے۔ جس پر احباب پوری سرگرمی سے عمل پیرا ہو رہے ہیں ۞

مفتی فضل الرحمٰن صاحب کو اگرچہ پہلے کی نسبت اب درد گردہ سے آرام ہے لیکن کلی صحت ابھی نہیں ہوئی۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے ۞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو

فرمایا "ہندوؤں کے گروؤں کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے پر بیٹھ کر آرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ چاہیئے کہ ابتلاؤں اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو۔ اور خدا کے لئے جان دینے میں بھی فرق نہ رکھو۔ اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل میں فیصلہ کر لیتا ہے۔ اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب خدا بھی ملتا ہے۔ اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا راضی نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمیں اولیاء اللہ بنا دیں اور ایک زندگی کی روح پھونک دیں۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے۔ اور پھر زندہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے امتحانوں اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے کہ اب میں وہ نہیں ہوں۔ جو پہلے تھا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ایسے امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے"

(الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

تحریک قرضہ تیس ہزار روپیہ میں احباب جلد حصہ لیں

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جو تحریک حال میں شائع کی گئی ہے۔ وہ احباب کی فوری توجہ کی محتاج ہے۔ ہر چند کہ احباب نے اس پر لبیک کہتے ہوئے روپیہ بھیجنا شروع کر دیا اور نقد روپیہ کے علاوہ بعض وعدے بھی ہزاروں کے وصول ہو رہے ہیں۔ مگر یہ نظر آ رہا ہے کہ جس رفتار سے روپیہ اور وعدے آ رہے ہیں۔ وہ ابھی تک تسلی بخش نہیں ہے۔ اور ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ روپیہ جلد سے جلد ارسال فرما دیا جائے۔ تاکہ ۲۰ اکتوبر سے قبل تمام روپیہ جمع ہو جائے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ احباب کو اس نئی تحریک کے پورا کرنے میں کوئی بڑی مشکل پیش نہیں آنی چاہیئے۔ کیونکہ مومن جب کوئی نیک ارادہ کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے پورا کرنے میں اس کا معاون اور مددگار ہوتا ہے۔ بہت ممکن تھا۔ کہ مرکز کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے چندہ خاص کی تحریک کی جاتی۔ مگر اس تجویز کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پسند نہیں فرمایا۔ اس لئے جو تحریک اس وقت احباب کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ احباب کچھ روپیہ بجائے اپنے پاس جمع رکھنے کے مرکز کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے قرضہ حسنہ کے طور پر دے دیں۔ اس روپیہ کو انشاء اللہ اسی باقاعدگی اور احتیاط کے ساتھ ماہ بماہ واپس کیا جاتا رہیگا۔ جسطرح کہ تحریک ساٹھ ہزار کا روپیہ واپس کیا جا رہا ہے۔ بلکہ غالباً احباب نے اس امر کو بھی نوٹ فرمایا ہوگا۔ کہ تحریک ساٹھ ہزار کا روپیہ اصل وعدہ کی نسبت بہت بڑی مقدار میں واپس کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے مئی ۱۹۳۴ء سے لیکر ستمبر ۱۹۳۵ء تک کل اٹھارہ ہزار روپیہ واپس کیا جانا چاہیئے تھا۔ مگر درحقیقت اس سے دو چند یعنی چھتیس ہزار روپیہ دیا جا چکا ہے۔ اسی طرح ہماری یہ کوشش ہوگی۔ کہ تحریک تیس ہزار کی واپسی کے متعلق جو وعدہ کیا جا رہا ہے۔ نہ صرف اس کا ایفا کیا جائے۔ بلکہ اس پر ترقی کر کے روپیہ وعدہ کی نسبت زیادہ مقدار میں واپس کیا جاتا رہے۔

میں احباب کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہر نیکی کی تحریک میں بعض لوگ پیش قدمی کر کے سابقین میں داخل ہو جایا کرتے ہیں۔ بعض لوگ آہستہ آہستہ شامل ہوتے ہیں۔ اور بعض بالکل آخیر میں جا کر شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان ہر سہ طبقات کے لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ مگر یہ ایک مسلم مسئلہ ہے۔ کہ ان تینوں مدارج کا ثواب برابر نہیں ہوتا۔ پس جو دوست اس تحریک تیس ہزار میں فوراً شامل ہو سکتے ہوں۔ ان کو جلدی شامل ہو جانا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ سستی کر کے اپنے ثواب میں کمی نہیں کرنی چاہیئے۔

میرا روئے سخن زیادہ تر ان دوستوں کی طرف ہے۔ جن کے پاس روپیہ موجود ہے۔ اس کو انہوں نے خواہ ڈاکخانہ کے سیونگ بینک میں رکھا ہوا ہے۔ خواہ کسی دوسرے بینک میں ان سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس روپیہ کو یا اس کے بڑے حصہ کو نکلوا کر بھیجنا پڑے۔ تو بھجوا دیں گے۔

خاکسار۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	دستی بیعت	نمبر	تحریری بیعت
۱	صوفی محمد رمضان صاحب ضلع ملتان	۴	فضل محمد صاحب سابق ضلع لائلپور
۲	خدا بخش صاحب ضلع گجرات	۵	ایک صاحب از صوبہ سندھ
۳	رحمت علی صاحب ضلع شیخوپورہ		

صدر احرار کی لدھانہ میں مٹی پلید

پولیس نے اپنی حفاظت میں گھر تک پہنچایا

۲۴ ستمبر کی شام کو مقامی مجلس احرار نے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو از سر نو حاصل کرنے کی ایک ناکام کوشش کی۔ میدان ٹانچی پر ایک جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ مجلس احرار کے مخالفین ہزاروں کی تعداد میں جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صدر احرار اسلام ہند جلسہ گاہ میں حاضرین کے ہجوم کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ مگر جب تقریر کے لئے آپ کھڑے ہوئے تو ہجوم نے آپ پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ یہاں تک کہ مخالفین سٹیج پر پہونچ گئے۔ اور انہوں نے سٹیج پر جا کر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کی روش کے برخلاف صاف اور کھری کھری باتیں ان کے مونہہ پر کہہ دیں۔ ڈاکٹر مہدی حسن اور شیخ محمد منظور احمد کی تقریریں قابل ذکر ہیں شیخ محمد منظور احمد کی جرأت ایمانی پر حاضرین عش عش کر رہے تھے۔ کہ اس نے کیسی لیری مگر ادب کے ساتھ مولانا کی ہر بات کو کاٹ کر رکھ دیا۔ مولانا کو اس نوجوان نے کہا۔ کہ آپ اب کیوں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اب قادیان کے محاذ پر کون لڑے گا۔ کیا تم نے راجپال تحریک میں ہندو بائیکاٹ کی تحریک پر مسلمانوں کو مجبور نہیں کیا تھا۔ کیا تمہاری گرفتاری پر اور دیگر قومی راہنماؤں کی گرفتاری پر تمہاری جماعت مسلمانوں کو ہڑتال کے لئے نہیں کہا کرتی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کا نقصان نہ ہوتا تھا۔ کیا تمہارے استقبال پر اور دیگر قومی راہنماؤں کے استقبال پر جھنڈیوں وغیرہ کا خرچ نہیں ہوتا تھا آج آپ ۲۰ ستمبر کے دن سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کو اسراف قرار دیتے ہیں۔ احراری رضاکاروں نے معترضین پر حملہ سے ان کو زد و کوب کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ اور مولانا نے اپنی عافیت اسی میں دیکھی۔ کہ جلسہ کو جلد منتشر کر دیں۔ مولانا جانتے ہیں۔ کہ اب اگر وہ اس تحریک میں حصہ نہ لیں گے۔ تو وہ بیکار ہو جائیں گے۔ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ مولانا اب ضرور کوشش کریں گے۔ کہ چھ ماہ کی قید کاٹ آئیں۔ تاکہ لوگوں پر اعتبار قائم ہو سکے۔ آج جلسہ گاہ کی ساتھ کی سڑکوں پر میونسپل کمیٹی نے چھڑکاؤ کا نہایت اعلیٰ انتظام کیا ہوا تھا۔ مگر مسلمانوں کو کمیٹی کی اس احرار نوازی پر سخت غصہ اور رنج ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر کو میونسپل کمیٹی نے جلوس کے راستہ پر کہیں چھڑکاؤ کا انتظام نہیں کیا تھا۔ حالانکہ

مقدمہ زیر دفعہ ۳۲۳ میں بحث

مقدمہ عبد السلام احراری میں بحث کے لئے یکم اکتوبر اور ۲ اکتوبر تاریخیں مقرر تھیں۔ ۲ اکتوبر جناب مرزا عبد الحق صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی پلیڈر گورداسپور نے صفائی کی طرف سے بحث کی اور نہایت قابلیت سے یہ ثابت کیا کہ یہ استغاثہ بالکل غلط ہے۔ استغاثہ کی طرف سے جسقدر گواہ پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا مستغیث کے ساتھ گہرا تعلق ہے انکی کوئی حیثیت نہیں۔ اور بعض سابقہ سزا یافتہ بھی ہیں ان میں سے کوئی بھی موقعہ پر موجود نہ تھا۔ اور نہ ہی انہوں نے وقوعہ دیکھا۔ اس کے مقابلہ میں نہایت معزز اور اعلیٰ حیثیت کے گواہان صفائی کی شہادتوں سے نیز تحریری بیانات اور اخبارات سے جو شامل مسل کی گئی ہیں۔ یہ ثابت ہے۔ کہ ملزمان جائے وقوعہ کے قریب بھی نہ تھے۔ اور جس وقت کا وقوعہ مو

موم بیان کیا جاتا ہے۔ اس وقت دوسری جگہوں پر موجود تھے۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا۔ جو ۸ اکتوبر کو سنایا جائیگا۔ بحث سننے کے لئے مقامی بار کے بعض ممبران اور دیگر افراد کے علاوہ قادیان کے بعض دوست بھی موجود تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ ر رجب ۱۳۵۴ھ

"احسان" میں مباہلہ کا چیلنج
اور
ملکۂ موسیقی کے سٹیج پر آنے کا اعلان

ضلع جالندھر کے کسی غیر معروف گاؤں کے کسی ملا صاحب کے فرزند ارجمند مرتضیٰ احمد خاں صاحب کا نہ صرف یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اخبار "احسان" جسے اُن کے "مدیر و سر دبیر" ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی وُہ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ جو آج تک نہ کوئی اور دے سکا اور نہ آئندہ قیامت تک دے سکیگا۔ بلکہ انہیں یہ بھی ادعا ہے۔ کہ جسے ان کی بارگاہ تقدس سے مسلمان ہونے کی سند حاصل نہ ہو۔ اس کے خلاف وُہ نہ صرف انتہاء درجہ کی بدزبانی اور بدتہذیبی کا مظاہرہ کرنے کا حق رکھتے ہیں بلکہ اس کی قضا و قدر کے متعلق فیصلہ کرنے کے کلّی اختیارات بھی خالقِ ارض و سما سے حاصل کر چکے ہیں۔ کیونکہ وُہ خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کی رضا کے اس مقام پر پہونچ چکے ہیں۔ کہ جو کچھ بھی ان کی زبان یا قلم سے نکل جائے۔ وُہ کبھی ٹل نہیں سکتا:۔

یہی وجہ ہے۔ کہ ایک عرصہ سے "احسان" کے صفحات میں جماعت احمدیہ کے مقدس بانی۔ موجودہ پیشوا۔ اور تمام احمدیوں کے خلاف نہایت شرمناک، بدکلامی سے کام لیتے ہوئے اب انہوں نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ:۔

"قادیانی یہ نہ سمجھیں۔ کہ اس مباہلے کے جامِ ہلاہل کو ٹال کر وُہ خدا کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ وُہ عذاب جو انہوں کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ ضرور ان پر نازل ہو کر رہے گا"۔ (احسان ۱۶ ستمبر)

پھر اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:۔

"مباہلہ کرو۔ یا نہ کرو۔ میں ڈنکے کی چوٹ تمہاری دعوت کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں تمہارے پیشوا کو اس کے دعاوی میں خاطی، مفتری۔ کذاب اور دجال سمجھتا ہوں تم دعوت دے کر بھاگ جاؤ گے۔ یا اس کے خاطی، مفتری۔ کذاب اور دجال ہونے کی ان الفاظ میں جو میں نے مقرر کر دیئے ہیں تردید کرنے سے ہچکچاؤ گے۔ تو بھی مباہلے کے وبال سے بچ نہیں سکو گے ..... مجھے اپنے حق میں اور تمہارے حق میں جو دعا کرنی تھی۔ وُہ تمہاری ہی درخواست پر کر چکا۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ اب تم مقابلہ پر آؤ۔ یا نہ آؤ۔ بات ایک ہی ہے"۔ (احسان ۲۷ ستمبر)

گویا وُہ تیر قضا جو "احسان" کے ترکش میں محض اس لئے رُکا پڑا تھا۔ کہ از راہِ ترحم "مدیر و سر دبیر فقیر حقیر کی یہ کوشش تھی۔ کہ مرزائی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر سچے اور سیدھے سادے مسلمان بن جائیں" وُہ اب کمان سے نکل چکا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ "بالفاظ" مدیر صاحب موصوف احمدی "اپنی خطاؤں پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور وُہ اپنے جھوٹ پر بدستور قائم رہنا چاہتے ہیں۔ نیز وُہ اس عذاب موعود کے لئے جو ایسے خطاکاروں کے لئے کارخانہ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے۔ جلد بازی کرنے لگے ہیں" یہاں تک نوبت پہونچ جانے کی وجہ سے چونکہ ممکن نہیں تھا۔ کہ "مدیر و سر دبیر احسان" احمدی کہلانے والوں کو روئے زمین پر زندہ رہنے کی اجازت دے سکیں۔ اس لئے انہوں نے "بالفاظ واضح" اپنے سب سے وُہ اعلان نافذ فرما دیئے۔ جو اوپر درج کئے گئے ہیں:۔

ان اعلانات کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ وُہ یا تو کسی ایسے شخص کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی ہستی کا ہی منکر ہو یا ۔۔۔ طور پر گیدڑ بھبکیاں دے رہا ہو۔ یا پھر ایسا شخص جو خدا تعالےٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ رکھتا ہو۔ روحانیت میں اس کا اعلےٰ پایہ ہو۔ اسلام کی صحیح تعلیم پر چلنے والا۔ اور اسلامی احکام کی پوری پوری تعظیم و تکریم کرنے والا ہو۔ وُہ خدا تعالےٰ سے علم پا کر کہہ سکتا ہے۔ چونکہ "مدیر احسان" نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے تمام لگے بندھوں کو باوجود ان ناگفتہ بہ حالات کے جن سے ہم ایسے محرمانِ راز خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ مسلمانوں کے دینی اور روحانی راہ نما سمجھتے ہیں۔ اور اسی بنا پر یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ "احسان" مسلمانوں کی مذہبی خدمات سرانجام دے رہا۔ اور اسلام کی حفاظت کا فرض ادا کر رہا ہے۔ اس لئے یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ مدیر صاحب موصوف نے جو کچھ جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا۔ اس مزعومہ تقدس اور روحانیت کی بنا پر لکھا۔ جس کا وُہ اپنے آپ کو حامل سمجھتے ہیں۔ گویا انہوں نے اپنی روحانیت اور خدا تعالےٰ سے تعلق کی بنا پر یہ اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ اب موعودہ عذاب سے بچ نہیں سکتی۔ مدیر صاحب کے جی میں تو جو کچھ آیا۔ انہوں نے لکھ دیا۔ سر دبیر جو ٹھہرے لیکن معلوم ہوتا ہے عملۂ "احسان" کے ہر ایک فرد کو انہوں نے اپنے رنگ میں رنگین کر کے دفتر "احسان" میں قدوسیوں کا ایک اچھا خاصہ لشکر جمع کر لیا ہے۔ اور اس میں مدیر "معاون" سے لے کر "خوش نویس" تک سب شامل ہیں۔ کیونکہ ان کی طرف سے باری باری "مدیر الفضل" کی دعوت مباہلہ کا باطل شکن جواب" شائع کرایا جا رہا ہے:۔

قطع نظر اس سے کہ جب "مدیر احسان" یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ انہوں نے جو دُعا کرنی تھی۔ کر چکے اب جماعت احمدیہ ان سے مباہلہ کرے۔ یا نہ کرے عذاب موعود سے بچ نہیں سکتی۔ تو پھر دفتر احسان کے ایرے غیرے نتھو خیرے کی طرف سے مباہلہ کے اعلانات شائع کرنے کا کیا مطلب معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ "احسان" کے مدیر و سر دبیر سے لے کر کتابت کے ٹھیکیدار صاحب تک اپنے آپ کو اسلام کے ایسے اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ کہ جس کے خلاف وُہ آواز بلند کریں۔ اس کا روئے زمین پر باقی رہنا ناممکن ہے۔ لیکن ان لوگوں کی۔ اور ان کے مقدس صحیفہ "احسان" کی عملی حالت اور اسلام سے وابستگی کے ثبوت میں ان بے شمار تحریروں میں سے جن کی اشاعت کا فخر "مدیر و سر دبیر" اور ان کے عملہ کو حاصل ہو چکا ہے۔ صرف ایک پیش کی جاتی ہے۔

۲ر اکتوبر کے "احسان" میں "بلبل پنجاب مس مختار بیگم سٹیج پر" کی خوشخبری مسلمانان عالم کو سناتے ہوئے لکھا ہے "ملکۂ موسیقی مس مختار بیگم جو ناسازیٔ طبیع کی بنا پر دُنیائے فلم سے کنارہ کش ہو چکی تھیں۔ اب پھر اپنے سحر طراز نغموں سے دُنیا کو مسحور کرنے کے لئے برسر عام آ رہی ہیں۔ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہُوا ہے کہ آپ عنقریب ہی اسی سلسلے میں ایک کثیر معاوضے پر بنگلور روانہ ہو رہی ہیں۔ اور وہاں پہنچکر موجودہ انتظامات کی رُو سے آپ سٹیج پر نمودار ہوں گی:۔

یورپ کی تحریک جدید (Back to The Stage) اب جن جن تبدیلیوں کے ساتھ رائج ہو رہی ہے اور اپنی گوناگوں دلچسپیوں اور حقیقی رعنائیوں کا جو ہمہ گیر اثر پبلک پر ڈال رہی ہے۔ وُہ بحثہ داں حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ مختصر یہ کہ موجودہ فلموں کے سطحی جذبات اور ملمع کاریاں اب کسی طرح بھی سنجیدہ پبلک کے لئے جاذب نظر نہیں ہے۔ اور ہندوستان میں بھی ایسی تحریک کی صدائے بازگشت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ پنجاب کی ایک مایۂ ناز ایکٹریس اس تحریک کی ترقی کے لئے اپنی جد و جہد شروع کرنے والی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر طریق سے اس کی حوصلہ افزائی کریں"

سطور بالا کا ایک ایک لفظ مدیر و سر دبیر اور ان کے تمام عملہ کی دینداری اسلام پرستی اور مسلم نوازی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ بھلا مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر فخر اور خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ "ملکۂ موسیقی مس مختار بیگم" "برسرِ عام آ رہی ہیں" اور "مدیر احسان" کی یہ بیت بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ انہیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ "مس مختار ایک کثیر معاوضہ پر بنگلور روانہ ہو رہی ہیں" جہاں پہونچکر "آپ سٹیج پر نمودار ہوں گی"۔

"عملۂ احسان" نے اس غیر معمولی واقعہ پر جو گویا اس کے نزدیک پنجاب میں اسلام اور مسلمانوں کی شان کو نہایت ہی بلند کرنے والا ہے۔ خوش ہونا اور خوشی منانا ضروری سمجھ کر اعلان کیا ہے کہ "ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ پنجاب کی ایک مایۂ ناز ایکٹریس تحریک کی ترقی کے لئے اپنی جد و جہد شروع کرنے والی ہے"۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے اور تمام مسلمانوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر طریق سے اسکی حوصلہ افزائی کریں"۔

اسکی تشریح و توضیح میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن سمجھدار اور سنجیدہ مزاج اصحاب سے ہم صرف یہ گزارش

قصیدہ شاہ نعمت اللہ ولی کے متعلق

مدیر "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۹)

اسکان وتحریک کی مثالیں

اب چند اور مثالیں اسکان وتحریک کی پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے واضح ہوگا۔ کہ الف کو بسکون ثانی باندھنا اتنا قابل اعتراض نہیں۔ جتنا ظاہر کیا جاتا ہے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

عفوؔ کردم از وے عملہائے زشت
بفضل خودش آورم در بہشت

امیر خسرو کا شعر ہے ؎

اگر سہوے بود روئے عفوؔ کن
دریدہ پردہ کارم رفوؔ کن

ان دونوں باکمال شاعروں نے عفوؔ کو جو ساکن الاوسط ہے متحرک الاوسط باندھا ہے
کمال اسمٰعیل کہتے ہیں ؎

دمے کہ عقرب کلکش بجنبش آرد نیش
شود حسود بسوراخ مار متشوّری

منوچہری کہتا ہے ؎

بود آں تیغ وے ہنگام ہیجا
چناں دیبائے بوقلموں طراز

پہلے شعر میں متشوّری کی تائے متحرک کو ساکن اور دوسرے شعر میں بوقلموں کے لام متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔
طالب آملی کا شعر ہے ؎

چوں اشدش کار کفن و دفن بساز
خلق گشتند از مزارش باز

اس میں کفنؔ متحرک الاوسط کو بسکون فاء استعمال کیا گیا ہے۔
کمال اسمٰعیل کا شعر ہے ؎

تو ئی کہ چشمۂ خورشید بارہا گشت است
ز شرم خاطر پاکت غرَقؔ میان عرق

غرْق ساکن الاوسط کو متحرک الاوسط (غرَق) باندھا گیا ہے۔ مولانا جامی فرماتے ہیں

میدہد خاک رہش خاصیت آں اکسیر
کہ نصیب خضر از چشمۂ حیواں بود است

اس شعر میں خاصیت کی یائے مشدد کو مخفف اور حیوان کی یائے متحرک کو ساکن باندھا ہے۔ میر افضل ثابت کہتا ہے ؎

ناخن تدبیر را خفقان دل تنگی شکست
عقدۂ مے وا نشد چوں غنچہ از اظہار طبیب

اس میں خفقان کی خاء متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے
شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

تظلم برآورد وفریاد خواند
کہ رحمت بیفتاد وشفقت نماند

اس میں شفقت کی فاء متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے
خواجہ حافظ شیرازی کا شعر ہے ؎

زانجا کہ فیض جام سعادت فروغ تست
بیروں شدی نمائے ز ظلمات حیرتم

اس شعر میں ظلمات کی لام متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔

یہ تو شعراء فارس کے کلام سے نمونہ کے طور پر چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ شعراء عرب کے کلام میں بکثرت اسکان وتحریک کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جریر کہتا ہے ؎

فرینعی منکم وھوای مَعْکم
وان کانت زیارتکم لماما

اس شعر میں مَعْکم کا عین متحرک ساکن باندھا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق شواہد ابن عقیل میں امام نحو سیبویہ کا یہ قول درج ہے جعل تسکین العین ضرورۃ کہ ضرورت شعری کی وجہ سے عین کو ساکن باندھا گیا ہے۔ اور احمد ہاشمی نے اپنی کتاب جواہر البلاغۃ میں جوازات شعریہ کی بحث میں لکھا ہے۔
و یجوز للشاعر .... تحریک الساکن کقولہ وقد حرک الھاء الساکنۃ فی الزھرۃ ؎

تبقی صنائعھم فی الارض بعدھم
والغیث ان سار ابقی بعدہ الزھرا

یعنی شاعر کے لئے ساکن کو متحرک کر دینا جائز ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے اس شعر میں زہر کی ھاء ساکنہ کو متحرک باندھا ہے۔
امرؤ القیس کہتا ہے ؎

فالیوم اَشْرَبْ غیر مستحقب
اثما من اللہ ولا واغل

اس شعر میں اَشْرَبْ کی باء متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔ (شرح معلقات علامہ فیضی)
اسی طرح دوسرے تفرقات بھی شعراء فارس کے کلام میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ واعظ قزوینی کہتا ہے ؎

سربلندی آرزو داری شفقت پیشہ کن
کیں علم را ریزش باران احساں پرچم است

اردو زبان کے شعرا کا کلام بھی اسکان وتحریک کے تصرف سے خالی نہیں۔ ملاحظہ ہو۔ جلال لکھنوی کا شعر ہے ؎

فرقت میں اپنی دل لگیاں ہیں نئی نئی
رونا بھی اک ہنسی ہے تڑپنا بھی کھیل ہے

اس شعر میں دل لگیاں کے کاف ساکن کو متحرک باندھا ہے
نظیر اکبر آبادی کے اشعار میں اسکان و تحریک کی متعدد مثالیں پائی جاتی ہیں۔ نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو
۱۔ محلات نمودار بنانے ہیں آسی سے۔ اس مصرعہ میں محلّات کو محَلات باندھا گیا ہے۔
۲۔ اپنے نفع کے واسطے مت اور کا نقصان کر
اس میں نفع کی فاء ساکنہ کو متحرک باندھا گیا ہے
۳۔ کیا داکھ منقّے سونٹھ مرچ کیا کیسر لونگ سپاری ہے
اس میں مرچ کی رائے ساکن کو متحرک باندھا ہے
۴۔ ہے ظلم وخطا جس ظالم نے مظلوم ذبح کر ڈالا ہے
اس میں ذبح کی بائے ساکنہ کو متحرک باندھا گیا ہے۔
۵۔ کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہیں رونے ہیں زار زار
اس میں کلمہ کی لام متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔
۶۔ لوٹی حویلیاں ہیں ٹوٹی شہر پناہ۔ اس میں شہر کی ہائے ساکنہ کو متحرک باندھا گیا ہے۔
۷۔ نت قضیے جھگڑے رہتے ہیں یہ بیراہے یہ تیرا ہے
اس میں قضیے کو قضیے باندھا ہے۔
اسی طرح اگر دیگر شعراء کے دواوین کا ملاحظہ کیا جائے۔ تو حسرت صاحب کے دعویٰ باطل کی تردید کا سامان کافی مل سکتا ہے۔

حسرت صاحب کو چیلنج

مندرجہ بالا مثالیں نظیر اکبر آبادی کے کلام سے دی گئی ہیں۔ جو قریب العہد شاعر ہیں۔ اور جن کے کلام کے متعلق اہل یورپ نے بھی اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ان مثالوں سے واضح ہے کہ اسکان وتحریک کا تصرف تقریباً تمام شعرا کرتے چلے آئے ہیں۔ اور حسرت صاحب کا یہ نظریہ بلادلیل ہے۔ کہ شاہ نعمت اللہ ولی کے زمانہ میں شعراء نے اس امر پر اجماع کر لیا تھا کہ آئندہ اسکان وتحریک کا تصرف کرنا جرم ہے یہ نظریہ قائم کرنے کی حسرت صاحب کو اس لئے ضرورت پڑی۔ کہ ان کے لئے اور کوئی راہ فرار نہ تھی ورنہ کسی ناقد فن کی سند اس بارہ میں نہیں ملی۔ کہ قاطبۃً اس طریق کو ترک کر دیا گیا تھا۔ حالانکہ ہر زمانہ کے شعراء کے کلام میں اسکان وتحریک کے تصرف کو استعمال کیا گیا ہے اور شاہ نعمت اللہ ولی کے متعلق تو شعراء اُن کی پختہ رائے ہے

کہ وُہ بلحاظ شاعر مشہور نہیں۔ بلکہ بحیثیت صوفی مشہور ہیں۔ بہرکیف یہ دونوں امور کہ نعمت اللہ ولی کے زمانے میں ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن باندھنا قطعاً اور قاطبتہً ترک کر دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ شاہ نعمت اللہ بڑے پایہ کے شاعر ہیں۔ غلط اور خلافِ واقعہ ہیں۔ اور میں ان کے ایک قصیدہ کے چند اشعار پیش کر کے بتا چکا ہوں۔ کہ وُہ شاعری کے لحاظ سے بلند پایہ نہیں رکھتے تھے۔ میرا مقصد اس سے ان کے کلام پر تعریض کرنا نہیں۔ بلکہ یہ دکھانا ہے کہ ان کا کلام بھی تصرفات شاعری سے خالی نہیں۔ جیسا کہ حسرت صاحب کا خیال ہے اگر حسرت صاحب میں ہمت ہے۔ تو ان پیش کردہ اشعار کو بلحاظ قواعد عروض۔ اور بغیر تصرف اسکان و تحریک کے درست ثابت کریں اگر وُہ کہیں۔ کہ نظیر اکبر آبادی استادانِ فن میں سے نہیں۔ تو اول تو یہ غلط ہے دُوسرے میں کہوں گا۔ شاہ نعمت اللہ ولی بھی کونسے استادانِ فن میں سے تھے۔

حسرت صاحب کی حواس باختگی

ایک جواب میں سنے یہ دیا تھا۔ کہ الف کو متحرک اللام ہی پڑھا جائے۔ اور تقطیع سے حائے حطی کو گرا دیا جائے۔ تو اس سے وزن میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔ اور حائے حطی کے گر جانے سے مصرع یوں ہو جائیگا الفے میم دال میخوانم۔ اور اس کی تقطیع فعلاتن مفاعلن فعلن ہوگی۔ اس سے متحرک کو ساکن کر دینے کا جو اعتراض ہے۔ وُہ پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں ضمناً میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا۔ کہ ایک دیوبندی نے مصرع کی اس صورت پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ حائے حطی کا گرا دینا شعرائے فارس تو کجا۔ شعرائے ہند سے بھی ثابت نہیں۔ اس اعتراض کا جواب دینے کے لئے میں نے دیوبندیوں کے مسلّمہ فاضل شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کے اشعار پیش کئے تھے۔ جن میں اس قسم کا تصرف کیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں حسرت صاحب نے لکھا۔

"در شمس ستے الف حامیم دال مے خوانم

کا وزن فعلاتن مفاعلن فعلن قرار دیا ہے حائے حطی کو وزن سے خارج کر دیا ہے۔ اور یہ دلچسپ کھیل کھیلنے کے بعد خود ہی کہہ دیا ہے۔ کہ حائے حطی کو گرانا ناجائز ہے معلوم نہیں اس طرح تقطیع کی ضرورت کیا پیش آئی"

میرا مضمون مندرجہ الفضل ۱۴ - جون ۱۹۳۵ء کسی ہوشمند کے سامنے رکھ دیا جائے اگر وُہ کہدے کہ میں نے اپنے مضمون میں حائے حطی کو گرانا ناجائز لکھا ہے۔ تو میں حسرت صاحب کو صحیح الحواس تسلیم کر لونگا۔

حسرت صاحب نے لکھا ہے:۔

"راقم الحروف کو دیوبند سے کوئی تعلق نہیں اگر ہمیں دیوبندی مانا جائے۔ تو ہم ادب میں دیوبندیوں کو اپنا پیشوا نہیں مانتے۔ قادیانی نقاد نے جو شعر نقل کئے ہیں۔ وُہ یقیناً غلط ہیں!"

مگر میں نے اپنے مضمون میں حسرت صاحب کو قطعاً دیوبندی نہیں کہا۔ بلکہ کسی اور دیوبندی کے اعتراض کا ذکر کیا تھا۔ جس نے کہا تھا۔ کہ حائے حطی کا گرانا ناجائز ہے۔ مگر حسرت صاحب کے ہوش و حواس کا یہ عالم ہے۔ کہ وُہ اس کو اپنے متعلق خیال کر بیٹھے۔ حالانکہ ان کی طرف سے یہ اعتراض ہی نہیں ہوا۔ اور جو اشعار پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے تین شعروں میں تو ہائے ہوز اور ایک میں سے حائے حطی تقطیع سے گر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے حسرت صاحب کے نزدیک وُہ اشعار غلط ہیں۔

حروف ساقط کرنے کی مثالیں

حسرت صاحب کو اختیار ہے۔ کہ جن اشعار کو چاہیں۔ غلط قرار دیں۔ مگر ایسے اغلاط بڑے بڑے شعراء کے کلام میں پائے جاتے ہیں اور خود حسرت صاحب بھی بحوالہ غیاث اللغات تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ رائے مہملہ وزن سے گر جاتی ہے۔ اور سر اقبال کے شعر

یوں دادِ سخن مجھ کو دیتے ہیں عراق و پارس
یہ کافر ہندی ہے بے تیغ و سناں خونریز

میں رائے مہملہ کا گرنا تسلیم کر چکے ہیں۔ پس اگر رائہ گر سکتی ہے۔ تو حا رکا گرانا کیوں ناجائز ہے

اب میں چند مثالیں دیگر شعراء کے کلام سے پیش کرتا ہوں۔ جنہیں واد الف یائے کے علاوہ اور حروف کو بھی گرایا گیا ہے:۔

(۱) میر حسن دہلوی کہتے ہیں۔ ع

اس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہیں۔

یہاں عُہدے کا عین ساقط ہو گیا ہے اور اس کا سین ہائے ملفوظ سے جا ملا ہے یُوں اُسہدے - فعولن۔

(۲) خواجہ باقر عزت شیرازی کا شعر ہے

مرا پندِ خردمنداں بحال خود نمی آرد
بابِ افسانہا مجنونِ عشق عاقل نمیگردد

اس میں عشق کا قاف الف عاقل سے پیوند ہو گیا ہے۔ اور عین درمیانی ساقط۔ یوں نعش قاقل مفاعیلن۔

(۳) خاقانی کا ایک شعر ہے

کعبہ در ترصیع ہمچوں تخت نرد مہرہ باز
کعبتین تنہا و نرّاد انس و جاں آمدہ

یہاں کعبتین کا نون غنہ محسوب التقطیع نہ ہوگا یوں کعبتے تن فاعلاتن۔

(۴) خوشدل۔

نکاح جب تک نہیں ہوتا مرے ساتھ
لگاتا ہے مناسب کب نہیں ہاتھ

یہاں "نکاح" کی حائے حطی "جب" کی بائے موحدہ سے گتھ گئی۔ اور جیم تازی نے چشم پوشی کی۔ یوں "نکاحب تک" مفاعیلن۔

(۵) خاقانی کہتا ہے۔

خاقانی عید آمد و خاقاں برین چو
ہر کار کز خدائے بخواہد روا شود

اس میں یائے "خاقانی" کا سقوط ہوا ہے یوں خاقاں۔ مفعول عید آم فاعلات۔

(۶) اسیر:۔

ہوں وُہ غمکش بچھ گئے جب جل آندھی اسیر
میں یہ سمجھا باغ میں فرش مشجر ہو گیا۔

"ہوں وغمکش" فاعلاتن۔ یہاں "وُہ" کی ہائے آخر ساقط ہو گئی۔ "مے یہ سمجھا" فاعلاتن یہاں مدیہ کی ہائے آخر غیر محسوب ہے۔

۷ - عرفی شیرازی

پیش عرفی مدہ از دست عناں کیں استاد
خویش را ابلہ نمودہ وے ابلہ نیست

یہاں ابلہ کی ہائے اصل بمقام اول بقول جمہور گر گئی ہے۔ یوں خویش را اب۔ فاعلاتن لِ نمودہ۔ فعلاتن۔ وَلے اب۔ فعلاتن۔ لہ نیس۔ فعلان۔

غرض کہ شعراء کے کلام میں بکثرت ایسے اشعار ملتے ہیں۔ جن سے تقطیع کرتے وقت بعض حروف ساقط ہو جاتے ہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ ایسا کرنا درست نہیں۔ اور یہ غلطی ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ اگر دوسرے شعراء ایسی غلطی کر سکتے ہیں۔ تو شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کیوں ایسی غلطی نہیں کر سکتے۔ اگر بقولِ شما اس قصیدہ کا قائل ان کو تسلیم کر لیا جائے اور اب تو اس بحث کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اَلِفْ کو اَلَفْ پڑھنا جائز ہے۔ جیسے کتِف کو کتَف بولنا صحیح ہے۔

الفضل کے ایک انگریز نومسلم خریدار کا خط

احمدیہ مشن لنڈن انگریز نومسلموں کی مذہبی تعلیم و تربیت کا فرض جس خوبی سے سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی اہمیت کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ انگریز نومسلم اسلام سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے عربی اور اردو کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور کئی ایک کافی ترقی کر چکے ہیں۔ انہی میں سے ایک ہمارے نومسلم بھائی مبارک احمد فیو لنگ ہیں۔ جو الفضل کے باقاعدہ خریدار ہیں۔ حال میں ان کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور اپنا نام اردو میں لکھا ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ میری ارسال کردہ "الفضل" کی قیمت کب ختم ہوتی ہے۔ تاکہ میں مزید قیمت ارسال کر دوں۔

ایک انگریز نومسلم کی اردو کے ایک مذہبی اخبار سے ایسی دلچسپی کی یقیناً یہ پہلی مثال ہے۔

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت کی سیاسیات حاضرہ

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جاپان کا نیا وزیر جنگ

کوبے ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء - نئے وزیر جنگ کے تقرر پر جن خیالات کا اظہار پریس میں کیا گیا ہے - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ جنرل کاواشیما تمام دھڑے بندیوں سے آزاد اور اس لحاظ سے Colourless آدمی ہیں - غالباً یہی وجہ ہے - کہ اس موقعہ پر جاپان میں اہم ترین عہدہ کے لئے ان کو منتخب کیا گیا ہے باخبر حلقوں میں یہ باور کیا جاتا ہے - کہ جنرل کاواشیما کا تقرر جنرل ہیاشی کی جاری کردہ پالیسی میں دوسرے سٹیج کا آغاز ہوگا - معلوم یہ ہوتا ہے کہ جو اصلاحات جاری کرنا ضروری خیال کی گئی تھیں - وہ جاری کر دی گئی ہیں - اور اب منشاء یہ ہے کہ ایک غیر جانبدار شخص کو وزیر بنا کر اس ہیجان کو ٹھنڈا ہونے کا موقعہ دیا جائے - جو ان اصلاحات کے جاری ہونے پر بعض حلقوں میں پیدا ہو گیا تھا ؛

سر فریڈرک کی آمد

سر فریڈرک لیتھ راس جاپان پہونچ چکے ہیں - اور ان کے مشن کی نوعیت کے متعلق خوب قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں - ریٹنگو ایجنسی کی اطلاع کے مطابق جو ۴ ستمبر کو لنڈن سے آئی - لنڈن کے سرکاری حلقوں میں یہ بیان کیا گیا - کہ سر فریڈرک کو جاپان کے ساتھ کسی قسم کی سمجھوتہ کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا - اور یہ کہ ان کا مشن صرف یہ ہے - کہ حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد گورنمنٹ برطانیہ کے پاس رپورٹ کریں - کہ ان کے نزدیک چین میں صورت حالات کو بہتر بنانے کے لئے کیا کارروائی کرنے کی ضرورت ہے ؛

سر فریڈرک کا مشن

سر فریڈرک جب جاپان پہونچے - تو پریس کے نمائندوں نے تختہ جہاز پر ہی ان سے ملاقات کی - اس ملاقات کے دوران میں سر فریڈرک نے کہا - برطانیہ اور جاپان دونوں کو چین کے معاملات میں گہری دلچسپی ہے - کیونکہ دونوں ملکوں کے کئی قسم کے اقتصادی مفاد چین کے ساتھ وابستہ ہیں - انہوں نے بیان کیا - کہ ان کا مشن یہ ہے - کہ چین کی اقتصادی حالات کا پورا پورا مطالعہ کرنے کے بعد گورنمنٹ برطانیہ کے پاس رپورٹ کریں - اس رپورٹ کے بعد برطانیہ فیصلہ کرے گا - کہ وہ چین کو کسی قسم کا قرضہ دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں سر فریڈرک نے اس امر کا اعتراف کیا - کہ ممکن ہے - چین کو اس امر پر رضامند کر لیں - کہ وہ سٹرلنگ بلاک (Sterling Block) کے ساتھ ملحق ہو جائے -

انہوں نے اس موقعہ پر یہ بھی بیان کیا - کہ جاپانی وزیر خارجہ سے ملاقات کرینگے - مگر کہا کہ وہ ان سے صرف چین کے ساتھ تعلق رکھنے والے معاملات کے بارہ میں گفتگو کرینگے عام تجارتی تعلقات کے ساتھ تعلق رکھنے والے سوالات کے متعلق ان کا کسی قسم کی بات چیت کرنے کا ارادہ نہیں ؛

اصل بات یہ ہے - کہ خواہ پریس میں کچھ ہی کہا جائے - یہ امر بالکل واضح ہے - اور گورنمنٹ برطانیہ اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتی ہے - کہ چین میں اور مشرق بعید میں ایسی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے - جس کے پیش نظر یہ لابدی ہو گیا ہے - کہ وہ اس خطہ میں اپنی پوزیشن اور پالیسی کا جائزہ لے - اور آئندہ کے لئے فیصلہ کرے - کہ اس کا نقطہ نگاہ اور مقصد کیا ہو - سر فریڈرک لیتھ راس کا مشن مختصر الفاظ میں یہ ہے - کہ وہ ان تمام حالات کا خود کے ساتھ موقعہ پر پہونچکر مطالعہ کریں - جن کا پورا پورا علم حاصل کئے بغیر برطانیہ مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا - یہ بار بار بیان کیا جاتا ہے - کہ سر فریڈرک جاپان کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کے مجاز نہیں ممکن ہے - یہ بالکل درست ہو - مگر سر فریڈرک کے سفر کے نتیجہ میں برطانیہ اور جاپان میں یا تو کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا - یا یہ دونوں ملک تعلقات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے دور ہٹ جائینگے - اور جو کچھ بھی ہونا ہوگا - اس کی طرح ابھی سے پڑ جائے گی ؛

جاپان اور کینیڈا

جاپان اور کینیڈا کے تجارتی تعلقات کا سوال اور بھی زیادہ پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے جاپان نے کینیڈا کو ہوش میں لانے کے لئے بعض قسم کی کینیڈین اشیاء کی جاپان میں درآمد پر کچھ زائد اور خاص ٹیکس عائد کئے تھے - مگر کینیڈا کو ہوش آجانے کی بجائے ضد سی ہو گئی ہے - پانچ ستمبر کو کینیڈا کے وزیر اعظم نے ایک پبلک بیان میں کہا - کہ جاپانی سفیر متعینہ کینیڈا کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ جاپان نے جو زائد ڈیوٹی کینیڈین مال پر لگائی ہے - وہ اگر ہٹائی نہ گئی - تو کینیڈا کو بھی بحالت مجبوری کوئی کارروائی کرنی پڑے گی اس سوال کے سلسلہ میں جاپان میں ایک خفگی کا سا ٹینگ نہ لئے ہوئے ہے چینی ہے - مگر اس وقت تک یہ خیال کیا جاتا ہے - کہ کینیڈا میں نئے انتخابات ہونے والے ہیں - اور اگر ان انتخابات کے نتیجہ میں لبرل پارٹی برسر اقتدار آگئی - تو اس سے توقع کی جاتی ہے - کہ وہ جاپانی مال پر درآمد کے محصولات کم کر دیگی لیکن اگر موجودہ پارٹی ہی برسر اقتدار رہی یا لبرل پارٹی برسر اقتدار تو آگئی مگر جاپان کی توقعات کو پورا نہ کر سکی - تو موجودہ صورت کے بد سے بدتر ہو جانے کا قوی احتمال ہے - اور کوئی بعید نہیں - پھر بعض اور معاملات میں بھی بحث چھڑ جائے - ان معاملات میں سے جاپانی ماہی گیروں کا مسئلہ جو کینیڈا میں آباد ہیں - یا دوسرے جاپانیوں کا معاملہ جو کینیڈا میں سکونت پذیر ہیں - ایسے امور ہیں - جن پر بحث آپس کے تعلقات کے نہایت درجہ بگڑ جانے کا موجب ہو سکتی ہے

۹ ستمبر کو شہنشاہ مانچوکو نے مانچوکو کے بحری جنگی بیڑے کا معائنہ کیا - اس بیڑے میں ۳ گن بوٹس ہیں - جو مانچوکو افسران کی کمان میں ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ جاپان کی پالیسی مانچوکو میں یہ ہے - کہ یہ سلطنت جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے - اور یہی وجہ ہے - کہ گو مانچوکو کو معرض وجود میں آئے ابھی زیادہ سال نہیں گذرے - مگر اس تھوڑے سے عرصہ میں بھی جاپان نے ایک بیڑا تیار کر کے اس کے سپرد کر دیا - اس کے مقابلہ میں دنیا میں ایسی محکوم قومیں بھی ہیں - جن کے بعض اعلیٰ درجہ کی بحری قوموں کے ماتحت محکوم ہو جانے پر ایک ایک صدی سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے - مگر اس عرصہ میں ایک چھوٹا سا جنگی جہاز بھی ایسا نہیں - جس کے ملاح اور افسر محکوم قوم کے افراد ہوں -

بری فوجوں کے معاملہ میں بھی جاپان کی پالیسی جو وہ مانچوکو میں اختیار کئے ہوئے ہے - نہایت بیدار مغزی کا ثبوت دیتی ہے اس ہفتہ کے دوران میں بعض خبریں ایسی شائع ہوئی ہیں - جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قزاق گروہوں کے استیصال کے لئے جو مہمات مانچوکو میں سر انجام دی جا رہی ہیں - بعض علاقوں میں وہ کلی طور پر مانچو افواج کے چارج میں ہیں ؛

احرار کی حالتِ زار

اُٹھ گیا احرار کا آخر نقابِ زندگی
ہو گیا ان کا عیاں لُبِ لبابِ زندگی

حضرتِ محمود نے فرما دیا تھا خلق سے
عنقریب احرار دیکھینگے عذابِ زندگی

دیکھ لو اب کس طرح فرمان پورا ہو گیا!
کس طرح سے پھٹ گیا ان کا حُبابِ زندگی

دُشمنِ احمد کے حربے کارگر ہرگز نہیں!
بلکہ کھولیں گے جماعت پر یہ بابِ زندگی

طاقتیں احرار کی کوششیں ملینگی خاک میں
احمدیت کی بڑھیگی آب و تابِ زندگی

(خاکسار خورشید احمد کوثر - ابن بابو سلامت علی صاحب لاہور)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ایک معزز اور تعلیم یافتہ مسلمان کا دردمندانہ مکتوب

مسجد شہید گنج کے انہدام کے حادثہ سے متاثر ہو کر اور مسلمانوں کی موجودہ حالت پر نظر کرتے ہوئے ایک معزز اور تعلیم یافتہ مسلمان نے ایک نہایت دردناک مکتوب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اور حضور سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ مشکل کو حل کرنے کے لئے کوئی طریق کار تجویز فرمایا جائے۔ چونکہ اس بارے میں حضور ایک مفصل خطبہ بیان فرما چکے ہیں۔ جس میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ مسجد شہید گنج کی خاطر ہر ممکن اور جائز جانی اور مالی قربانی کرنے اور قانونی و مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ اور ایسے طریق اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ جن کے ذریعہ قانون شکنی کئے بغیر مسجد بحال کی جا سکتی ہے۔ اس لئے کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ مکتوب مذکور درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تا کہ معلوم ہو سکے۔ کہ سنجیدہ اور فہیم مسلمان باوجود اختلاف عقائد کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے متعلق کیا توقعات رکھتے ہیں۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

بحضور امیر جماعت احمدیہ!

السلام علیکم

مسجد شہید گنج کے انہدام نے ہندوستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو جو ٹھیس لگائی۔ اور ان کی قومی حمیت کو جو زخم پہنچایا ہے۔ اس کا احساس آپ کی ذات والا صفات سے زیادہ اور کس کو ہو سکتا ہے یہ مسجد حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے بہت عرصہ پہلے کے پکے مسلمانوں نے تعمیر کی تھی۔ اور بہت ممکن ہے کہ کئی ایک مجددین دین (علیہم الرحمۃ) کے جو احمدیہ عقائد کے مطابق سلسلہ اسلامیہ محمدیہ میں وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہے۔ فریضۂ نماز ادا کرنے کا تقدس بھی اسکی حرمت واجبہ کے ساتھ شامل ہو۔ مجھے اس کی تاریخ سے پوری واقفیت تو نہیں۔ مگر ممکن ہے کہ غازی اورنگ زیب عالمگیر کے ظل حکومت کے برکات باطنہ سے وہ ابھی تک محروم نہ ہوئی ہو۔ حضرت سید پیر کا کو شاہ چشتی علیہ الرحمۃ کے مزار کی موجودگی کے لحاظ سے مسجد سرچشمۂ فیوض و روحانیات دینیہ ہے۔ جس سے مسلمان قوم کا جو آپ کی جماعت کا سب سے بڑا اور قریبی مصدر ہے محروم کر دیا جانا اسکی دینی اور دنیوی موت کی علامت ہے۔ بنا بر آں سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مذہبی اور روحانی طور پر جو رشتہ اس مسجد کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کے عقائد کے واسطہ سے باقی سب مسلمانوں سے زیادہ مضبوط اور حقیقی ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں نے اس کے انہدام کے تعلق میں جو وطیرہ اختیار کیا تھا۔ اس کے نتائج نے ان کی عملی کج فہمی اور فطری افتراق کے سبب ہندوستان کے اندر اسلام کی آن کو مخدوش بنا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں کا آپ سے مذہبی اختلاف عداوت کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ مگر ان کی یہ عداوت اس بات کی مستلزم نہیں۔ کہ آپ کا فرض جسکو آپ روز اول سے محسوس کر رہے ہیں۔ آپکی ذات اور جماعت سے ساقط ہو جائے۔ آپ قوم کی موجودہ مصیبت کے سلسلہ میں جو کچھ دیکھنا چاہتے تھے دیکھ چکے۔ مسلمانوں کے اجتماعی نفس میں جو جذباتی انقلاب پیدا ہو سکنے کی توقع تھی وہ پوری ہو چکی۔ حالات کے تغیر و تقلب میں موزونیت و مناسبت پیدا کرنے کا جسقدر امکان موجود تھا۔ وہ حد اختتام سے گذر گیا۔ اب آپ کا سکوت ان نتائج کو دعوت دینے کے مترادف ہو گا۔ جو مشیت حق تعالےٰ کے امر حکمی کی واجبی اور آخری صورت اور مسلمانوں کی جماعتی زندگی کے لئے ایک مضر چوٹ اور شدید ضرب ہونگے اور ساتھ ہی ملکی بہتری کے راستہ میں ایک مستقل روک پیدا کر دیں گے۔ سریع التغیر حالات کے ظہور کی صورت امر حکمی کی پس پردہ صدا ہے۔ جسکو سننے کے لئے آپ سے زیادہ کسی کا گوش زیادہ موزوں نہیں معلوم ہوتا۔ میرے غیر احمدی دل میں جہاں کسی کلمہ گو مسلمان کی مخالفت بھی موجود نہیں۔ اور عقائد احمدیہ کی قبولیت کا امکان بھی نہیں۔ اس بات کا احساس بطور اعتقاد کے موجزن ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ مشکل کو حل کرنے کے لئے کسی ایسے طریق کار کا تجویز کرنا جو ہر طرح سے ممکن ہو اور مسلمانوں کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے جو پیشتر ازیں انکو کئی دفعہ پہنچ چکے ہیں۔ صرف آپ ہی کا کام ہے۔ مسلمانوں میں جس جماعت کا قدم اس وقت سب سے آگے ہے۔ اس نے آج تک کئی ایسے [illegible]

احرار فتنہ پرداز اور امارت ملت

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کا احمقانہ مطالبہ

جس دن سے مسلمانان پنجاب نے مسجد شہید گنج کے متعلق جدوجہد کرنے کے لئے پیر جماعت علی شاہ صاحب کو "امیر ملت" منتخب کیا ہے۔ اسی دن سے احرار تلملا رہے ہیں اور مختلف طریقوں سے فتنہ پردازی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حال میں جب معزز معاصر "انقلاب" نے احرار کی اس بدعقلی اور حماقت" پر روشنی ڈالی۔ جو "احمدیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے" کے مطالبہ کی شکل میں ان کی طرف سے ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ تو احرار نے شور مچا دیا۔ کہ یہ امیر ملت سے غداری کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں معاصر موصوف نے حسب ذیل مضمون شائع کر کے جہاں پیر جماعت علی شاہ صاحب کی امارت کی صحیح پوزیشن پیش کی ہے۔ وہاں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ احرار کے امیر شریعت کی کیا حقیقت ہے۔ اور ان کی فتنہ انگیزیاں مسلمانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں ہیں:-

خدا جانے احرار کے ترجمان "مجاہد" نے کیوں اپنے لئے یہ پسند کیا۔ کہ ایک صاف اور واضح مسئلہ کے متعلق خواہ مخواہ اپنے آپ کو الجھنوں میں مبتلا کرے۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کی امارت ملت کی ابتدا ہی اس امر کی شاہد ہے۔ کہ وہ ایک مختص تحریک کے قائد منتخب کئے گئے تھے۔ اور اس مختص قیادت کا مطلب یہ ہرگز نہیں۔ کہ جو کچھ حضرت پیر صاحب کی زبان فیض ترجمان پر جاری ہو جائے۔ اسے بلا چون و چرا اور بلا غور و فکر واجب العمل سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اس خاص تحریک کے سلسلہ میں بھی حضرت پیر صاحب قبلہ کی قیادت تحریک کے چلانے تک محدود ہے۔ اور خود ان کے ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ پروگرام کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مختلف مسلمان طبقوں کے نمائندوں کی مجلس منعقد کریں گے:-

امیر ملت کے متعلق غلط تصور

ان حالات میں بالکل ظاہر ہے۔ کہ حضرت پیر صاحب کے ارشادات کتنی ہی نیک نیتی اور خلوص پر مبنی ہوں۔ لیکن ان کے متعلق بہر حال یہ امتیاز قائم رہے گا۔ کہ جو ارشادات مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کے مشورے سے مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہوں گے ان کی حیثیت اور ہو گی۔ اور جو اس دائرے سے خارج ہوں گے۔ ان کی حیثیت بالکل جداگانہ سمجھی جائے گی۔ اور دونوں قسم کے ارشادات پر بحث اور نقد و جرح کی حیثیت ایک ہرگز نہ ہو گی۔ لیکن مجاہد نے حضرت پیر صاحب کی قیادت و امارت کو ایسی حیثیت دے دی ہے۔ کہ اب جو کچھ پیر صاحب فرمائیں۔ اس پر اس طرح عمل کیا جائے۔ کہ نقائص و مضرات اور خرابیوں کے علم کے باوجود کوئی شخص ان نقائص و مضرات کی طرف اشارہ تک نہ کرے۔ یہ بالکل غلط تصور ہے۔ جو مجاہد نے خود اپنے دماغ سے پیدا کیا ہے۔ اور خود ہی اس کی بنا پر دوسروں کو ہدف اعتراضات بنا رہا ہے

امارت ملت اور حریت فکر

ہمارے نزدیک تو امارت عامہ ملت میں بھی کسی امیر کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا۔ کہ مسلمانوں کے دماغی قوے یا صلاحیت غور و فکر یا سلیخ علم و نظر کو معطل اور از کار رفتہ بنانے کی کوشش کرے۔ قومی مسائل کے سلسلے میں ہر شخص اپنے خیالات و افکار آزادی سے پیش کرنے کا حقدار ہے۔ خواہ امیر موجود ہو۔ یا نہ ہو خود امیر کی آگاہی کے لئے بھی ان عیوب و نقائص کی تشریح ضروری ہے۔ اور یہ امر تسلیم امارت کے منافی ہے۔ اور نہ کوئی عقیل و ہوشمند شخص ایسے امور کو وقار امارت کے منافی قرار دے سکتا ہے:-

احرار کے امیر شریعت کا تقرر

لیکن امارت عامہ کے انعقاد کی حیثیت ہرگز وہ نہیں۔ جیسے مثلاً احرار کے ایک بزرگ امیر شریعت بن گئے تھے۔ ایک جلسے میں ان بزرگ نے تقریر فرمائی۔ اپنے جہر صوت اور خوش الحانی کے چند عامۃ الورود کرشمے دکھائے۔

خوش قسمتی یا بد قسمتی سے اس جلسے میں حضرت مولانا انور شاہ صاحب مرحوم بھی تشریف فرما تھے۔ وہ اٹھے اور انہوں نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ نہ یہ خیال فرمایا۔ کہ ان بزرگ کو جس شریعتِ غرّا کا امیر تسلیم فرمایا جا رہا ہے اس شریعت کے منابع و مآخذ کے متعلق انہیں کتنا علم ہے۔ کتاب سنت کے دریائے بیکراں میں ان کی غواصی کا کیا عالم ہے۔ اصول و مبانی شریعت سے کس حد تک آگاہی حاصل کی ہے موجودہ زمانہ حالات پر کتنا غور کیا ہے اور ان حالات کے ساتھ شرعی اصول کو تطبیق دینے کی کتنی صلاحیت ان میں موجود ہے۔ انتہا یہ کہ یہ بھی معلوم نہ فرمایا۔ کہ ان بزرگ نے کتنی عربی پڑھی ہے۔ اور وہ کس حد تک عربی بول اور سمجھ سکتے ہیں۔

امیر شریعت بن گئے!

لطف یہ ہے کہ ان بزرگ نے بھی خوف خدا سے کام لیتے ہوئے اپنی حالت پر غور نہ فرمایا۔ حالانکہ بل الانسان علی نفسہٖ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہ کا ارشاد خداوندی ان کے سامنے موجود تھا وہ امیر شریعت بن گئے اب احرار کرام کا اخبار جلی حروف میں اس امارت شرعی کے نقارے پر چوٹ لگاتا رہتا ہے۔ حالانکہ ہماری رائے میں یہ شریعت کی خدمت نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ تلعب ہے۔ امارت عامہ دینی دلی کا معاملہ بہت نازک ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ہمارے معزز معاصر نے اپنی عمارت شرعی کے تصورات بلکہ مستعملات کی بنا پر حضرت پیر جماعت علی شاہ کی امارت مختصہ و محدودہ کو بھی قیاس کر لیا

قادیانیوں کی علیحدگی اور پیر صاحب

اس امر میں قطعاً شبہ نہیں کہ حضرت پیر صاحب نے قادیانیوں کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی جو تجویز فرمائی وہ ملت کے مصالح عمومی کے نقطۂ نگاہ سے بالکل غلط تھی۔ ان مصالح کی سرسری وضاحت ہم پہلے کر چکے ہیں اور ان پر تفصیلی مضامین بعد میں لکھیں گے۔ مسلمانوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے۔ ان کے ہر فرقے کو علیحدہ سیاسی گروہ بنا کر ملت کی قوتِ عامہ کو فنا کرنے کی کسی تحریک کی حمایت مسلمانوں کی کھلی ہوئی دشمنی ہے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے یا ناواقفیت کی بنا پر اس میں حصہ لیتا ہے۔ تو اس کی غلطی رفع کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی جماعت یا گروہ مسلمانوں کے سچے مذہبی جوش۔ جذبۂ حمیتِ دینی اور اصول مذہب کی حفاظت کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کوئی ایسی تحریک شروع کرتا ہے۔ تو اس کی مخالفت ضروری ہے۔

یہ آگ کہاں تک پھیلے گی

قادیانیوں کے مخصوص عقائد ہمارے نزدیک قطعاً غلط ہیں۔ اصلاح عقائد کے لئے اور افرادِ عامہ کے عقیدتمندوں کے انداد کے لئے شرعی حدود کے اندر شریفانہ و مخلصانہ طریق پر ان عقائد کی تردید میں جو کچھ مناسب سمجھا جائے۔ بے شک شوق سے کیا جائے۔ لیکن احرار نے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ ہرگز خدمت ملت اور خدمت شریعت مصطفوی کا طریقہ نہیں ہے۔ جو آگ بھڑکائی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل یہ آگ شیعوں اور سنیوں کے درمیان نہ بھڑکے گی۔ اہلحدیث اور احناف کے درمیان نہ بھڑکے گی۔ گاندھی جی کی ستیہ گرہ مخصوص و محدود مقاصد کے لئے شروع ہوئی۔ لیکن کیا یہ معلوم نہیں۔ کہ یہ ستیہ گرہ کہاں کہاں اور کس کس چیز کے لئے شروع ہو چکی ہے۔ بھوک ہڑتالیں پہلے گاندھی جی بعض خاص مواقع پر کرتے تھے۔ اب صدہا آدمی ہر چیز کے لئے ایسی ہڑتالیں کرتے ہیں۔ یا کم از کم ان کا اعلان اخباروں میں ضرور کرا دیتے ہیں۔

احرار کی ناقابل فہم پوزیشن

احرار کی پوزیشن تو بالکل ناقابل فہم ہے۔ اگر حضرت پیر جماعت علی شاہ اہل حدیث کی مخالفت کریں۔ یا شیعوں کی مخالفت میں زبان کشا ہوں۔ تو ان سے اپلیں کی جاتی ہیں کہ دیکھئے۔ پیر صاحب۔ امت کو افتراق سے بچایئے۔ لیکن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور دیا جاتا ہے۔ اور اگر پیر صاحب اس کی حمایت کریں تو ان کے جذبہ خدمت شریعت کی تحسین میں ہر ”جرم“ پیکر و جدوستی بن جاتا ہے قادیانی شرعاً مسلمان نہ سہی محض اگر نام مسلمانوں کے سے ہی محض اتنا ہی سہی۔ کہ اب تک بد قسمتی و بدبختی سے سرکاری کاغذات میں وہ مسلمان شمار ہوتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کا گمراہ ترین فرقہ سہی۔ لیکن ان کے اسلامی ووٹنگ رجسٹر میں درج ہونے پر کیوں اعتراض ہے؟ اگر مسلمانوں کی تعداد کی زیادتی کوئی بری چیز نہیں بلکہ سیاسی لحاظ سے اچھی چیز ہے۔ اور ہندوستان کے خاص نیابتی مصالح کی بنا پر حد درجہ ضروری چیز ہے۔ تو آخر انہیں ووٹنگ رجسٹر سے علیحدہ کرانا کس بنا پر اسلامی خدمت قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور اس بات کا ٹھیکہ کس نے لیا ہے۔ کہ ان کے سوا کوئی مسلمان کسی دوسرے فرقے کو کافر نہیں سمجھتا

کون ذمہ لے سکتا ہے؟

ایسے سنی بکثرت پیش کئے جا سکتے ہیں جن کے نزدیک شیعہ کافر ہیں۔ ایسے شیعہ بکثرت موجود ہیں۔ جن کے نزدیک سنی کافر ہیں۔ وقس علیٰ ھٰذا۔ آج آپ نے یہ کر لیا ہے کہ ایک فرقے کو کافر قرار دے کر اسلامی ووٹنگ رجسٹر سے خارج کر دیا۔ آخر اس بات کا کون ذمہ اٹھا سکتا ہے۔ کہ کل کوئی دوسرا فرقہ اپنے کسی اور مخالف فرقے کے تعلق میں اسی قسم کا طرز عمل اختیار نہ کرے گا۔ یا بعض فرقے عام مسلمانوں کے ذریعے سے نشستیں حاصل نہ ہونے کی شکل میں خود علیحدگی کا مطالبہ پیش نہ کریں گے جن لوگوں نے یہ تحریک جاری کی۔ وہ یا تو حد درجہ کوتاہ نظر اور ناواقف تھے۔ اور مسلمانوں کے فائدے اور نقصان کو سمجھ ہی نہ سکتے تھے۔ یا سمجھنا چاہتے نہیں تھے خدا کے لئے عام مسلمان ان مضرتوں پر غور کریں۔ اور اس فتنہ کو روکیں۔

مسجد شہید گنج اور قادیانی

حضرت پیر صاحب کا یہ ارشاد اس بنا پر بھی افسوسناک ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے معاملے میں قادیانی اعلان کر چکے تھے کہ وہ سول نافرمانی کے بغیر تمام معاملات میں عام مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ پیر صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ قادیانیوں کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دے دینے سے مسجد شہید گنج حاصل ہو جائے گی۔ یا اس کے حصول کو تقویت پہنچے گی۔

قادیانیوں کی شرکت بھی پسند نہیں آئی

ابھی چند روز کی بات ہے۔ کہ لاہور کے ایک مسلمان رہنما ایک سکھ بھائی کو شاہی مسجد میں لے گئے تھے۔ اور ان سے تقریر کرائی تھی۔ کہ وہ سکھوں کے فعل انہدام مسجد کو سخت بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر سکھوں اور ہندوؤں کے چھوٹے یا بڑے گروہ آج مسجد شہید گنج کے معاملے میں مسلمانوں کے ہم نوا بن جائیں۔ تو تمام مسلمان انہیں سر پر اٹھا لیں گے۔ لیکن مسلمانوں کی بدبختی و بدنصیبی کی یہ انتہا ہے۔ کہ قادیانی اگر یہ کہیں کہ وہ آئینی ذرائع میں مسجد کے حصول کے لئے عام مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ تو ان کا یہ اعلان حمایت بھی احرار کے دل میں انصاف کا کوئی جذبہ پیدا نہیں کرتا۔ اور احرار یا حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب عین حصول مسجد کی جدوجہد کے ضمن میں یہ کہتے ہوئے تامل نہیں کرتے۔ کہ قادیانیوں کو ایک علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

مقصد محض ایک نظام کا قیام ہے

احرار کے ترجمان کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ خود تو امیر ملت کے احکام سے بلطائف الحیل پہلو تہی کی جاتی ہے۔ اور احرار کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ ان کے جھنڈے تلے آؤ۔ کہنا یہ چاہیئے کہ احرار نے خود پہلو تہی کے لئے یہ حیلہ تراشا ہے۔ حضرت پیر صاحب نے قادیانیوں کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ اپنی

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مُصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین صاحب رضؓ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرض تمام امراضِ چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو اب بغیر عینک استعمال کرنیکے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کرتا ہوں۔ ایسی ہزار ہا شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے:

۱۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان
اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔

۲۔ جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان
یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے:

۳۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان
اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔

۴۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں:

۵۔ جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراشخانہ پٹیالہ
میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے۔

۶۔ جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔
میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپکے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک پڑھ سکتا ہوں۔

ترکیب استعمال۔ صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں:

خالص ممیرا تین ماہ کے لئے رعایتی قیمت صہ؍ فی تولہ { پہلی قیمت دس روپے فی تولہ تھی۔

سرمہ قسم خاص تین ماہ کے لئے رعایتی قیمت فی تولہ صہ؍ { پہلی قیمت دس روپے فی تولہ تھی۔

سرمہ درجہ اول قیمت فی تولہ	عہ؍
" " سیاہ " "	عہ؍
" سلاجیت " "	۱۲؍
" قسم دوم " "	۸؍

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان (پنجاب)

انڈین ڈائرکٹری

DIRECTORY

جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں، کارخانہ داروں اور سوداگروں کے مکمل ایڈریس مع کاروباری تفصیل بہترین معلومات، تاریخی وجغرافیکل مضامین مشہور شہروں کی مکمل گائیڈ۔ ممالک غیر کے پتہ جات۔ کمپنیاں حاصل کرنیکے طریقے درج کئے گئے ہیں مجلد بذریعہ ڈاک ... تجارت پیشہ بازی کے لئے یہ کتاب کاروباری لوگوں کے لئے ازحد مفید ہے:

منگانے کا پتہ:۔ ڈائرکٹری پبلشنگ ہوم و قیصری باغ امرتسر

اسلامی بھائیوں کی دوکان (رجسٹرڈ)

سکھوں کے مقابلہ میں کھولی گئی

صاحبان! ہم نے سکھوں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان واقع کشمیری بازار لاہور میں کھول رکھی ہے جس میں ہر قسم کے اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے عطریات۔ روغنیات دستیاب ہو سکتے ہیں:

چمن آملہ ہیئر آئل:۔ یہ تیل یونانی ادویات اور طبِ جدید کے اصولوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بالوں کو سیاہ چمکدار اور خشکی کو دور کرنیکے علاوہ گرتے بالوں کو بچاتا ہے قیمت فی سیر چار روپیہ آدھا بوتل عہ؍ پوا بوتل ۱۲؍ نمونہ کی شیشی ۴؍

گلزار سینٹ فلاور:۔ سولہ خوشبوؤں کا مجموعہ جو منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو بدلتا ہے۔ کئی روز تک خوشبو قائم رہتی ہے قیمت فی تولہ عہ؍ شیشی کلاں ۱۲؍ شیشی خورد ۴؍ آرڈر آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ طلب کرنے پر فہرست کارخانہ مفت ارسال کی جاتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں:

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور سے منگوائیں

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن وجوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خوفناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی ڈاکیسر سیلان الرحم ہے اسکے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے اپنی کیفیتِ مرض لکھئے قیمت ڈھائی روپیہ (عہ؍) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ۔ عمدہ۔ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کئے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے۔ صرف "دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی" سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ لسٹ مفت اور نمونہ جات ۴؍ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:

سُرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی و مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرمہ کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ضعف بصر دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کرکے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں قیمت فی تولہ ۲؍ ۶ ماشہ عہ:

شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)

مجرب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو۔ تو

ذیابطول استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں۔ (خواہ کسی سبب سے ہوں)

تو وہ

نیولائف گولیاں استعمال کریں۔ جو سو فی صدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔

جملہ ادویات منگوانے کا پتہ

اکسیر گھر۔ امرتسر چوک بابا اٹل

موتی سرمہ کا مسیحائی اثر

دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ رگو انجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ جوانی اور بچپن میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو انشاء اللہ جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عما) محصولڈاک علاوہ

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے لکھتے ہیں۔ کہ "آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے میری آنکھیں مجھے قریباً قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا کہ موگہ جا کر آنکھوں کا علاج کرا دیں اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی۔ منگوایا استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا۔ جس جس نے استعمال کیا۔ اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ علیحدہ علیحدہ سات شیشیوں میں بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے۔"

ملنے کا پتہ:- **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

ماہوار منافع حاصل کیجئے

ہمارے آہنی خراس (دیہل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے۔ اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ اکٹھی منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

رسالہ "قانون" کیا ہے

حکام کا رفیق!	وکیلوں کا ہمدم!
اہلکاروں کا مشیر!	پولیس کا مونس!

اہل مقدمات کا صلاح کار۔ اور

پبلک کا رہنما۔ جو اندھیرے اجالے میں ساتھ دے

ایک دفعہ منگا کر ملاحظہ تو کیجئے۔ خود بتا دیگا کہ میں کیا ہوں اور کیسی کارآمد چیز ہوں

قیمت سالانہ ۳ علاوہ محصولڈاک۔ فی پرچہ ۳ (پرانا پرچہ بطور نمونہ مفت)

ملنے کا پتہ:- **منیجر رسالہ "قانون" انارکلی لاہور (پنجاب)**

الفضل کی کتابت شیر مارکہ کتابت کی سیاہی رجسٹرڈ سے کی جاتی ہے۔

شیر مارکہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ جالندھر شہر پنجاب

اشتہار شائع کرنے والے اصحاب

ہزاروں لاکھوں انسان الفضل کے ہر ایک لفظ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اس میں شائع شدہ ہر چیز کو خاص اعتماد کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے اجرت بالکل کم ہے۔ اس لئے الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔

وصیّتیں

نمبر ۴۳۸۳ - منکہ خدیجہ بی بی بیوہ سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم گورنمنٹ پنشنر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۱ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵-۷-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد صرف زیورات طلائی وزنی بیس تولہ کے ہیں

العبد:- نشان انگوٹھا خدیجہ بی بی صاحبہ

گواہ شد:- غلام محمد خان بہادر پنشنر قادیان۔

گواہ شد:- سید منظور علی شاہ ولد سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم۔

نمبر ۴۳۸۴ - منکہ فضل الٰہی ولد میاں ابراہیم صاحب قوم نارمہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان محلہ دار الفضل حال ملازم ۱۵ سیکشن ۲۷ ایم-ای-ٹی کمپنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت آج کی تاریخ سے کرتا ہوں:-

میری ماہوار آمدنی فی الحال ۹/۱۰/۷ ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر ماسوا اس کے بھی کوئی اور جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- فضل الٰہی بقلم خود ۳۵-۴-۲۸

گواہ شد:- ڈاکٹر شیر محمد عالی صدر سیالکوٹ۔

گواہ شد:- عبدالعزیز ولد چوہدری نبی بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ عزیز منزل صدر سیالکوٹ۔

ٹیوٹر کی ضرورت

شیخوپورہ میں ایک دوست کو اپنے دو بچوں کے لئے جو میٹرک میں تعلیم پاتے ہیں ایسے ٹیوٹر کی ضرورت ہے جو بی اے یا ایف ایس سی ہو۔ تنخواہ بارہ روپے ماہوار علاوہ کھانے اور رہائشی مکان کے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں مع تصدیق عہدیداران مقامی جلد امور عامہ میں بھجوائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

شیخ احسان علی بینڈ سنز کیمسٹس کا تیار کردہ
فیض عام شربت فولاد

بہت ہی نفیس مقوی اور مصفی خون شربت ہے۔ عورتوں کی خاص امراض دور کرنے میں جو کمال اسے حاصل ہے۔ وہ اس کی ممتاز حیثیت ہے۔ چہرے کے داغ رنگت کا پھیکا پڑ جانا حیض کی کمی یا بیشی پیڑو کی درد۔ لیکوریا اٹھرا اور ہسٹریا کے لئے عرصہ آٹھ سال سے مجرب ثابت ہو رہا ہے۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک عاتی ۱۲/ محصولڈاک ۵/

پتہ:- ہول سیل ایجنٹس فیض عام میڈیکل ہال قادیان

ضروری اعلان

۳۵-۹-۲۸ کے اخبار الفضل میں "ایک باموقع زمین برائے فروخت ہے" کے عنوان سے جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ یہ زمین میری ملکیت ہے جس دوست کو کوئی حصہ درکار ہو۔ وہ براہ مہربانی میرے ساتھ قیمت کا فیصلہ کرلیں۔ اگر کسی دوسرے شخص کے ساتھ لین دین کیا۔ تو اس کا ذمہ وار زمین خریدنے والا ہوگا۔ نہ کہ میں یا میری جائیداد۔

ہر خاص و عام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

خاکسار

سید محمود احمد ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازل اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد کبھی زچہ کو نہیں ہوتے۔

قیمت معہ محصولڈاک ۱/۸ صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پیرس ۲ اکتوبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ اطالوی افواج حبشہ کی حدود میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور حبشہ کا ولی عہد حکومت ان کی مدافعت کے ذرائع اختیار کر رہا ہے۔ ساولی کے قریب اطالوی افواج اور حبشہ کے سپاہیوں میں تصادم ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں چند اشخاص ہلاک بھی ہوئے۔

شنگھائی ۲ اکتوبر۔ عدیس آبابا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک سو جاپانی افسر حبشہ کی امداد کے لئے برطانوی سمالی لینڈ میں پہنچ گئے ہیں۔ ان کے ساتھ سامان جنگ کی بھی بہت سی مقدار تھی۔

عدیس آبابا ۲ اکتوبر۔ اگرائلی کے ارادوں کے متعلق کسی قسم کا قطعی یقین نہ دلایا گیا۔ تو کل ہی جنگ کی عام تیاری کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جاپان اور امریکہ سے ہزاروں مشین گنیں ابی سینیا پہنچ گئی ہیں۔ حبشہ کی عورتیں بھی جنگ میں لڑنے کے لئے بے تاب ہو رہی ہیں۔ اور فوجی ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال صدر پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی ۱۰ اکتوبر کو گجرات جیل سے رہا کر دیئے جائیں گے۔

کراچی ۲ اکتوبر۔ اٹلی اور ابی سینیا میں جنگ کے پیش نظر کراچی کارپوریشن کے روبرو تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ ابی سینیا میں ایک طبی وفد بھیجا جائے۔ جس کا خرچ کارپوریشن برداشت کرے۔

بمبئی ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی افریقہ کی برطانوی نوآبادیوں میں کام کرنے کے لئے فوج کے بعض دستوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ افریقہ جانے کے لئے تیار رہیں۔ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں فوجی دستے جلد سے جلد سے پہنچانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ تین صد اشخاص پر مشتمل ایک جرگہ صلح کی گفت و شنید کے لئے گنداب وادی میں آیا ہے۔

نیویارک یکم اکتوبر۔ ایک امریکی جہاز جو ویسٹ انڈیز سے واپس آرہا تھا ڈوب گیا۔ جہاز میں ۵۰ مسافر تھے۔ انہیں بچا لیا گیا۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم شملہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت ہند مسلم ارکان اسمبلی کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ مسلمان اسیروں اور نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ نیز حکومت نے اسلامی جرائد کی ضمانتیں واپس کر دینے پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے۔

قصور ۲ اکتوبر۔ اخبار "احسان" ۲ اکتوبر لکھتا ہے۔ "عطاء اللہ بخاری ساڑھے پانچ بجے قصور پہنچے۔ اسٹیشن پر مسلمانوں کے بہت بڑے ہجوم نے "عطاء اللہ گو بیک" اور "مجلس احرار مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ شاہ صاحب کو ایک خفیہ راستے سے مقام اقامت پر لے جایا گیا۔ مسلمانوں میں ہیجان و اضطراب تھا۔ اس لئے وہ کسی پبلک مکان پر جلسہ نہ کر سکے اور ایک پرائیویٹ مکان واقعہ سبزی منڈی میں جلسہ منعقد کرنے کی کوشش کی۔ جلسہ میں پولیس کا کافی انتظام تھا۔ ۶۰ ہزار مسلم آبادی میں سے ایک غیر معروف شخص معروف شاہ کو صدر بنایا گیا۔ صدر نے تقریر میں کہا۔ کہ مسلمانوں نے جو قدم اٹھایا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اس سے جلسہ میں شور مچ گیا۔ اور "سید حبیب الرحمٰن مردہ باد" اور تمام رہنمایان احرار کے نام لے لے کر اس قسم کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے "امیر ملت زندہ باد"۔ "مولانا ظفر علی خاں زندہ باد" اور "سید حبیب زندہ باد" کے نعرے لگائے۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ گورنر پنجاب نے پنجاب کونسل کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔ موجودہ کونسل اکتوبر ۱۹۳۶ء تک رہے گی۔

ویانا ۲ اکتوبر۔ سابق جرمن چانسلر ہرہٹلر کے خاص احکام کے ماتحت اس امر کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ آسٹریا اور جرمنی کے درمیان صلح ہو جائے۔ اور تین سال سے جو زبردست کشیدگی چلی آتی ہے۔ اس کا خاتمہ ہو جائے۔

روما ۲ اکتوبر۔ سائنیور مسولینی کی طرف سے سول آبادی کو لشکر کشی کے لئے تیاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ آج ہی وہ اپنی تقریر براڈکاسٹ کریں گے جس میں ابی سینیا پر حملہ کرنے کا بھی اعلان کیا جائے گا۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب محمد مظہر الدین ایڈیٹر "الامان" کے ہمراہ ۳ اکتوبر اجمیر پہنچیں گے۔ وہاں ان کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

کوئٹہ ۲ اکتوبر۔ کلیم کمشنر کا اعلان مظہر ہے کہ وارڈ نمبر ۱ میں کھدائی کا کام جاری رہے گا۔ ۷ اکتوبر کو ہیتو رام روڈ سورج گنج روڈ۔ ہارن روڈ اور سینما سٹریٹ کے درمیان کھدائی ہوگی۔ مالکان جائداد کو جن کے پتے معلوم ہیں۔ کوئٹہ میں داخلہ کے پاس جاری کئے جا رہے ہیں انہیں چاہئے۔ کہ ۱۵ اکتوبر سے پہلے کوئٹہ پہنچ کر کلیمز کمشنر کو رپورٹ کریں۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ سر جی۔ ڈی ینگ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ انگلستان میں تعطیلات منانے کے بعد ۹ اکتوبر کو لاہور پہنچ جائیں گے۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ آج کابینہ کا مکمل اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بین الاقوامی صورت حالات پر غور و خوض کیا گیا۔ شام کو وزیر اعظم نے فوجی ہوائی اور بحری وزراء سے تبادلہ خیالات کیا۔

عدیس آبابا ۲ اکتوبر۔ حکومت حبشہ نے کوہ ساولی کے نزدیک اطالوی فوجوں کے ابی سینیا کی حدود میں داخلہ کے خلاف لیگ آف نیشنز کو پروٹسٹ بھیجا ہے۔ اور درخواست کی ہے۔ کہ تحقیقات کے لئے فوراً ایک کمیشن بٹھایا جائے۔

لدھیانہ ۲ اکتوبر۔ مسٹر جے این بنرجی رائے زادہ ہنس راج کی اسمبلی میں رکنیت کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ "اگر ہم نے تقسیم بنگال منسوخ کرائی تھی۔ تو کمیونل ایوارڈ کو بھی منسوخ کرا کے رہیں گے"۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ شاہدرہ میں سکھوں نے شاہدرہ فلور ملز کے باہر دو مسلمانوں کو کرپانوں سے قتل کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھ حملہ آور ڈاکہ کی غرض سے آئے تھے۔ اور انہوں نے کارخانہ سے باہر سوئے ہوئے مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا۔ حملہ آوروں میں سے کوئی گرفتار نہیں ہوا۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

نینی تال ۲ اکتوبر۔ گورنمنٹ یوپی نے حلقہ ہائے انتخاب کے لئے اپنی آخری سفارشات تیار کر لی ہیں۔ ان میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہری اور دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب برابر برابر ہوں اور ہر ایک حلقہ انتخاب ۲۰۰۰۰ کی آبادی پر مشتمل ہوگا۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے ایک نمائندہ پریس کے استفسار کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ مجھے انگریزوں کی نسبت سکھوں سے زیادہ توقع ہے۔ کیونکہ مسلمان اور سکھ اس بات سے آگاہ ہیں کہ دونوں ہمسایہ قومیں ہیں۔ اور انہوں نے ملک میں مل کر رہنا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو مسجد کی واپسی کے لئے میں سکھوں کی منت کروں گا۔ اور اپنا سر ان کے پاؤں پر رکھنے سے بھی گریز نہ کروں گا۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ ہندوستانی ڈی لمیٹیشن کمیٹی کا پنجاب گورنمنٹ میں آج تبادلہ خیالات ہوا۔ اور حلقہ ہائے انتخاب کے تعین کے متعلق گورنمنٹ کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ کل کمیٹی یوپی پراونشل فرنچائز کمیٹی سے گفت و شنید کرے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی